بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ٨ — نمبر ٢

مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مگھر سمت ۱۹۶۵

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض بہ اقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوسکی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ۔ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور فرماویں۔

رسید زر الگ نہ دی جائیگی اخبار میں چھاپی جاویگی اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اوسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر مطبع چھپکر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنے اہل بیت کے معالجہ کے واسطے لاہور تشریف لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب واپس دارالامان میں پہونچ گئے ہیں۔

تخفیف کرایہ منظور

جلسہ سالانہ کیواسطے کرایہ ریل میں تخفیف منظور ہو گئی ہے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ سارٹیفکیٹ کے فارم چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک نیک ارادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

محب صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس سال میں ایک ایسی آسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے۔ کہ دن رات میں بمشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر بظاہر اشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے آپ بھی دعا فرماویں اور حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جب سے مینے بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھ کو رنج تمام عمر رہے گا اب مینے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا نخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے۔ سو میں آپ کے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دارالامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دارالامان ۵ ؎ ۔ خرچ متفرق دارالامان ۳ ؎ اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ ۔ کل ۹ ؎ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ ۹ ؎ روپیہ کی رقم ... سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدونگا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جاویں۔ ممکن ہے۔ کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ اون کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دارالامان بھیجکر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھولدیوے۔ آمین۔

دوسری عرض میری اون احباب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب ہیں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ احباب میری غیر حاضری کی مجبوری سے مطلع ہو جاویں اور بدستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ اون کے نیک نمونہ سے دیگر احباب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھیریں۔ والسلام

آپکا نیازمند اور حضرۃ خلیفۃ المومنین کا خادم
عاجز بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی
۱۵ / نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مشتاقِ دیدارِ توام

اے مہدیِ آخر زمان مشتاقِ دیدارِ توام
اے رہبرِ گمرہان مشتاقِ دیدارِ توام

بودی مسیحِ جانِ ما درد و غمِ ما را دوا
اے مرہمِ خستہ دلان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مظہرِ حق شانِ تو پاک و مطہر جانِ تو
صلواۃ بر تو ہر زمان مشتاقِ دیدارِ توام

اے حجت و برہانِ حق ای لطفِ بے پایانِ حق
اے رحمتِ ربِ جہان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مسلمانرا قبلہ گہ اسلام را پشت و پنہ
ہم غیرِ حق را خصمِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صورتِ یزدان نما صد حیف از ما شد جدا
جان از غمش آمد بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از فرقتِ تو نیم جان ہستند جملہ بندگان
گشتی ز چشمِ ما نہان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روئے تو بدر الدجیٰ بینم کجا یابم کجا
ہستم بسے جویان دوان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صحبت و دیدارِ تو بہمائے گوہر بارِ تو
خواہم بدل کوشم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روز ہا یاد آورم بہ ما چہ میکردی کرم
بودی پناہِ بیکسان مشتاقِ دیدارِ توام

گردت ہمہ پروانہ سان بودیم ما اے شمعِ جان
بود از تو جانِ نو بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از ما چہ دیدستی خطا گشتی ز چشمِ ما جدا
نالی بچشم اے نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

جان در فراقت ناتوان سوزان جگر ہم دل تپان
چشمم ہمہ شد خون چکان مشتاقِ دیدارِ توام

آن بزمِ خوش با موہبت آن مجلسِ پُر شوکت
یادش کند مغموم جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن خندہ ات چون گلستان وقتِ سخن اندر بیان
بودے نمک بر ریشِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن جلسۂ وعظ و بیان بر کرسی و بر منبران
یادم شود ہیچم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن سیرِ تو با بندگان در ہر درے بحث و بیان
خوش خوش نظر زخوش روان مشتاقِ دیدارِ توام

ہر صبحدم پروانہ سان بر در ہجومِ عاشقان
کاید برون آن نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

وقتِ تو بود آن وقتِ خوش از غم نہ کس بودے [illegible]
عشاق بینیت شادمان مشتاقِ دیدارِ توام

اکنون حضورت شد رہا شاہا کجا جوئیم ترا
دل میکند آہ و فغان مشتاقِ دیدارِ توام

دلہا الم اندوختہ ہجرِ تو جانہا سوختہ
چشمانِ ما زاری کنان مشتاقِ دیدارِ توام

شاہا بہ بین رنجوریم کن مُدّ این مہجوریم
اندر حضورِ خود نشان مشتاقِ دیدارِ توام

کن یک نظر سوئیم روا ہستم اُویس بینوا
اے مہربان اے مہربان مشتاقِ دیدارِ توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل صاحب

کے احباب کو اطلاع ہو کہ قاضی صاحب موصوف وطن گئے ہوئے ہیں اون کے تمام خطوط براہ راست گولیکی جانے چاہئیں اور نہایت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا خورشید عاقل فوت ہو گیا ہے اور وہ خود درد دانت کے سبب چند روز بہت تکلیف میں رہے اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ

احباب احمدی سے یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ لنگر خانہ کے انتظام مین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ و السلام کو کیسی تکلیف ہوتی تہی۔ اور آنجناب کس طور سے اس معاملہ کو ہر وقت قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے اسی سنت پر عمل کر کے یہ خاکسار پھر آپ صاحبان کی خدمت مین یاددہانی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین۔ سو واضح ہو کہ لنگر خانہ کا خرچ بعد وصال حضرت اقدس کچھ کم نہین ہوا۔ کیونکہ اس سے اہل بیت حضرۃ مسیح موعود کی خدمت کی جاتی ہے اور اسی سے سب احباب احمدی جو باہر سے درس قرآن شریف سننے یا زیارت کرنے یا دُعا کرانے یا دوا کے واسطے آتے ہین ان کی ساری ضروریات پوری کی جاتی ہین۔ لنگر خانہ کا خرچ معمولی ایک ہزار ماہوار کے قریب ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اس کی نگرانی کرتے رہتے ہین اور جناب چودہری رستم علی صاحب جیسے مخلص اور متقی انسان اس صیغہ کے افسر ہین اور بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے ہین۔ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدس نے ہر ایک مرید کے لئے ضروری کیا ہے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص لنگر خانہ کا چندہ نہین دیتا وہ کس طرح احمدی رہ سکتا ہے کیونکہ اگر یہ سلسلہ زائرین کا جاری نہ رہے۔ تو لوگ قرآن شریف کے حقائق اور معارف حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے کس طرح سن سکتے ہین اس لئے ہر ایک احمدی کو ضروری ہے کہ جیسے وہ اور چندے باقاعدہ طور سے ادا کرتے ہین۔ اسی طرح اس مین بہی باقاعدگی اور پورا اہتمام کرین اور کچھہ نہ کچھہ چندہ خواہ اس کی مقدار کم ہی کیون نہ ہو مثلاً ایک پیسہ ہی ہو۔ ضرور بھیجین اور ماہوار محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا کرین۔ جماعت سیالکوٹ چندہ بھجوانے مین اول نمبر پر ہے۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ ایک مجلس مین جناب قبلہ و کعبہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعودؑ نے اونکو انصار کے لقب سے یاد فرمایا تہا۔ جماعت سیالکوٹ ہر موقعہ پر ہر مہینہ مین سینکڑون نہین ہزارون سے سلسلہ کی مدد کرتی ہے۔ مگر ان ایام مین موسم قحط اور وبا کی سختیون نے کچھہ ایسے مشکلات پیدا کر دئے ہین کہ چندون کی وصولی کرنے مین بہت سی دقتین واقع ہوگئی ہین۔ خدا تعالےٰ ہمارے بیمار بہائیون کو جلد تر صحت یاب کرے۔ اور اون کو دینی کامون مین بڑہ بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔

صدقہ رد بلا۔ کا مشہور زد زبان مقولہ اس حدیث الصدقۃ تطفی غضب الربّ کا ترجمہ ہے لہذا احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اس جڑ سے فائدہ اٹہانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دن تہوڑے ہین۔ ان کو غنیمت جان کر موقع فرصت کو سستی اور غفلت مین نہ کہونا چاہیئے۔ فلینظر نفس ما قدمت لغد۔ والسلام

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری
۷۔ نومبر ۱۹۰۸ء

حیدر آباد کی تباہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حیدر آباد کی طغیانی و تباہی کے روز اور دوسرے دن جب مین خاص طور پر تمامی عبرتناک نظارون کا معائنہ کیا تو اسی وقت جناب کے نام ایک تفصیلی خط لکھہ کر امپیریل پوسٹ آفس افضل گنج مین جب گیا تو معلوم ہوا۔ … … … کہ وہ بہی آب برد ہو گیا۔ ریل تار ٹپہ بند تھے پس ناامیدی کے ساتھہ وہ خط معرض التوا مین ہی رہا۔

کئی دنون کے بعد ٹپہ وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہوگئی۔ بعد مین سنا گیا کہ کسی احمدی نے یہان سے مفصل رپورٹ لکھہ کر قادیان روانہ فرمادی ہے۔ پس مین اخبارات کا منتظر رہا۔ کہ کوئی مفصل آرٹیکل اس تباہی کے متعلق ضرور دیکھون گا۔ لیکن ہر طرح سے مایوسی ہوئی۔ چونکہ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہین ہوئی بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سے ہندوستان پر ایسا انقلاب نہین آیا۔ ایک لاکھہ پچاسی ہزار (۱۸۵۰۰۰) جانون کی بربادی ایک لاکھہ مکانات کی تباہی۔ قریباً تین کروڑ کا سرکار و رعایا کے مال کا نقصان اس سے بڑھ کر اور کونسا سانحہ ہو سکتا ہے؟

ان تباہیون اور غیر معمولی حوادثات سے ہماری جماعت احمدیہ کو ایک خاص تعلق ہے۔ پس کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر کوئی مفصل مضمون اس تباہی کے متعلق شائع ہوتا۔ اور پبلک کو اس طرف متوجہ کیا جاتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام کے زلزلہ کی پیشگوئی کے مطابق جب ضلع کانگڑہ کی تباہی ہوئی۔ تو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین اس کے متعلق خاص طور پر ایک مضمون بعنوان "زلزلہ کا دھکہ" شائع ہوا تہا۔ اب بہی اگر رسالہ مذکورہ کے ایڈیٹر اس تباہی کے متعلق مفصل آرٹیکل تحریر کرنے کا ارادہ فرمادین تو اس طغیانی کی مفصل رپورٹ سرکاری محکمہ جات سے دریافت کر کے اور صحیح صحیح حالات لکھہ کر ارسال خدمت کرتا ہون۔ یون تو اس تباہی کے متعلق آپکے اخبارات مین خبرین وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہین۔ لیکن اگر خاص طور پر اس واقعہ کو تحریر کیا جاوے تو یقین ہے۔ کہ تمام دنیا کے سعید دلون پر اور پہر خصوصاً حیدر آباد کے مخالفین و غیر مخالفین پر نہایت مفید و موثر ثابت ہوگا۔

رود موسیٰ کی طغیانی کا ایک نقشہ جناب کے ملاحظہ کے لئے مرسل ہے۔ آپ اس سے خود اندازہ فرمالین گے۔ کہ کیا طوفان عظیم تہا۔ غالباً یہ خبر جناب کے اور نیز تمام اراکین سلسلہ احمدیہ کے خوشی کا باعث ہوگا کہ جہان تک تحقیق کی گئی۔ اس طوفان عظیم سے ایک احمدی بہی بلکہ اون کے متعلقین مین سے ایک شخص بہی ضائع نہین ہوا۔ تمام ہر طرح خیر و عافیت سے ہین۔ حالانکہ بعض کے مکانات ایسے خطرناک مقامات پر واقع تہے۔ کہ جس کا کچھہ بیان نہین کیا جا سکتا۔ مگر خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سلسلہ پر رحم فرما کر اوس کے تمام متعلقین کو بال بال بچا لیا۔ البتہ کئی احمدی بہائیون کے مکانات و سامان کا کچھہ نقصان ہوا۔

میر بشارت علی

متفرق سوالات

ذیل کا خط جو حضرت امیر المومنین نے ایک شخص کے بعض سوالات کے جواب میں لکھا تھا۔ فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ذرہ ذرہ باتوں میں ایمان کو مذبذب کرنا مناسب نہیں۔ یہ کیا مسائل ہیں کہ جن پر آپ گھبرا گئے کوئی ان میں توحید یا اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید۔ نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ الحمد شریف نمازوں میں ضروری ہے اور میں خود الحمد پڑھتا ہوں۔ اور سبحانک اللھم فرض و واجب یا ضروری نہیں ہاں بعد اللہ اکبر قبل الحمد شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دعائیں یا تسبیحیں پڑھ لیتے تھے۔ ان میں بعض صحابہ سبحانک اللھم پڑھا ہے۔ سبحانک اللھم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

رمضان شریف میں تہجد۔ قیام رمضان ہی کیا ہے اور خود نبی کریم نے تین روز جماعت سے پڑھے اسی کا نام تراویح ہے۔ صحابہ کرام نے لوگوں کو سست ہوتے دیکھا۔ تو ابی بن کعب نے جماعت کے ساتھ اول وقت جماعت کرائی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پسند کرتے تھے۔ میں خود آخری وقت میں سحری روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑھتا ہوں۔ اور اوس میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری جامع مسجد میں بعد العشاء گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہیں۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑگیا۔

پیشاب سے بچنا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہیں۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہیں۔ مگر جن کو تھوڑی دیر تقطیر البول ہو وہ غریب کیا کرے۔ ہاں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ہاتھ میں شرمگاہ کو پکڑ کر انسان گلیوں میں کھڑا ہو۔ یہ امر ثابت ہے۔ کہ ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابوبکر نے حسب وعدہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ حوض کوثر کیا ایمان سے بھی ہٹائے گئے اور اسی طرح آخر میں بھی ہٹائے جاویں گے۔ اونہوں نے خلافت کے خلاف ہتھیار اوٹھائے۔

ہاں یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ الیوم اکملت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مرتد ہے اور کذاب اور مفتری ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

ہجرت کے وقت مولی علی مرتضی کو اپنے بستر پر سلایا یا نہیں سلایا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث میں تو نہیں۔ البتہ تواریخ میں ہے۔ سو یہ مولی علی مرتضے کی بڑائی ہے اگر آپ نے سلایا یا آپ سوئے۔ صحابہ کرام ایسی جانبازیاں بہت کرتے تھے اور مولی مرتضی تو خاص آپ کے پیارے بھائی اور داماد تھے کیوں نہ کرتے۔

حضرت عمرؓ تو مدینہ منورہ میں حسب الارشاد پہلے ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حضرت عثمان رضؓ حسب الحکم حبشہ کو ہجرت کر کے گئے ہوئے تھے۔

اگر تقیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسل کیوں دکھوں میں مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغیر مظلوم شہید کربلا کیوں کربلا میں مبتلا ہوتے۔ یہ روافض کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب ہیں جو ایسے خط کے مناسب ہیں اگر تم یہاں آجاؤ۔ تو ہم اور تمام فہم جواب آپکو بتا دیں۔ والسلام

نورالدین ۲۹ ستمبر سنہ ۹ء

مکتوب المسیح

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک مکتوب ہمیں اتفاقاً مل گیا جو ناظرین بدر کے فائدہ کے لئے اخبار میں دیا جاتا ہے اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالتمآب کا مقصد اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولی کریم پر کیسا بھروسہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب میں ہے جس نے کسی وجہ سے استعفا دینا چاہا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس درسہ نہ ٹلوں گا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک ارادہ ہرگز مناسب نہیں اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی سمجھی جاتی ہے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفا دینے والوں کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں ادہر ادہر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاویگا۔

چاہیئے کہ صبر کے ساتھ گذارہ کریں اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے میں گذارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ میں نے آپکے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی۔ کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کر کے دین پیش کیا جاوے۔ بس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا۔ تا عمدہ حالت میں ہو کر غیر دین کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفا دوگے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور رہنے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔ .. ..

.. ..

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

شاہراہ کونسی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے مجاہدات وریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت ہے مطالعہ ملفوظات کاملین کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی واخفی ہیا وکی۔ سمجھ لو۔ ان سب کے اصول گو تعلیم انبیاء میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ مگر ایک شاہ راہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یہاں اصوم وافطر۔ واصلی وانام واتزوج النساء اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ کی عوارف جس کو حضرت مزید الحق والملۃ والدین اپنے درس میں رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سبقاً پڑھا اور اس سے بھی اعلے رنگ میں حضرت السید الجیلی کی فتوح الغیب ہے اور اوسی رنگ میں تعرف اور رسالہ قشیریہ۔ ہاں مفید احیاء العلوم یا قوت القلوب ابوطالب المکی ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ اور جامع کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔ یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

آج قرآن کریم اور سنۃ متواترہ اس کی شکفل ہے والحمد للہ رب العالمین۔ اور جس شرائط کا وعظ آپ نے کہا ہے۔ وہ واعظ ہرگز ہرگز مستقل اثر نہیں رکھتا۔ ...... گویا آپ نے دیکھا ہوگا۔ اس کے اخلاق و عادات اس کی دنیا سے سرد مہری اس کا نماز کو سنوار کر پڑھنا۔ کیا جناب نے ملاحظہ فرمایا۔ کیا کانیوں اور غزلوں کی اداؤں اوس کا کمال کیا اوس کو انبیاء کے راہ پہ لایا۔

دُعا کبیر کے حفاظ نے کیا اتباع سنت اور منہاج نبوت پر چلنے کی راہ پالی۔ آپ خود ماہر ہیں ایسے واعظ ہی آنی اثر رکھتے ہیں۔ لہذا جربت فانی من بہر جمعیتے نالان شدم جفت بدحالان و خوش حالان شدم۔ نوجوان سرگرم اللہ تعالیٰ کرے مستقیم الحال ترقی کرنے والے موافق قرآن و سنۃ کا خادم۔ ماینفع الناس ہو کر یمکث فی الارض ہو۔ آمین

نور الدین ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ

ایک پُرانی غزل

([illegible])

مصرع طرح سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

زمین سے تا سما شور و فغان ہے
بپا محشر ہے شورِ الامان ہے

کہیں ہے زلزلہ طاعون کہیں ہے
سراسر باغِ عالم میں خزاں ہے

بھلا کیوں جوش پر ہے قہر باری
زمین سے کھچ گیا کیوں آسماں ہے

چراغِ عقل و دانش لے کے ڈھونڈو
کھلے گا گر کوئی رازِ نہاں ہے

کسی یوسف کو دی ہے ذلتی ایذا
پھنسا جس کی سزا میں کارواں ہے

وہ یوسف ہے مسیح قادیانی
کہ حکم و عادل و شاہ جہاں ہے

خدا ہے دعوے میں اوس کا مصدق
دکھاتا نو بنو روشن نشان ہے

قلم سے ہے قلم سر دشمنوں کا
خطا تیر دعا ہوتا کہاں ہے

صلیب و بید نے مانا ہے لوہا
بیان وہ آپ کا معجز بیان ہے

ہے اس مردِ خدا سے یار و شوخی
غضب آلود جس سے آسماں ہے

زمین پہ آئی ہے کیسی تبا ہی
نہ گھر میں ہے نہ جنگل میں اماں ہے

بچیگا وہ ہے جس میں نورِ ایمان
بلا ایمان کے ہر دم زیاں ہے

کرو توبہ کہ توبہ کا کھلا ہے در
غنیمت جان لو اچھا سماں ہے

کوئی جیتیگا ہارے گا کوئی اب
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

دمِ عیسیٰ سے نیر میں پڑا دم
میرا دم دمبدم تازہ نشاں ہے

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء
عبدالرحمن صاحب ۲۰۹۷ عا
ابویوسف صاحب ۱۳۲۳ عار
قاسم بیگ صاحب ۱۴۲۶ عا
مولوی فضل صاحب ۱۴۴ عار
دلاور خان صاحب ۱۹۱۹ عا
بابو گلاب خان صاحب ۱۷۰۲ للعہ
علی محمد صاحب ۱۸۴۵ عہ
مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ عار
غلام احمد صاحب ۱۹۴ عہ
شیخ عبدالمجید صاحب ۹۶۴ عہ
عبدالستار صاحب ۳۹۱ عہ
عبدالغنی صاحب ۱۷۱۶ عہ
ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ عار
محمد حسین صاحب ۸۰۵ عہ
ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ

۳ ستمبر ۱۹۰۸ء
حفیظ اللہ صاحب ۲۰۲۱ عار
محمد شفیع صاحب ۷۳۰ عہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عار
محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ للعہ
محمد علی صاحب ۱۷۷۰ عہ
میران بخش صاحب ۱۷۶۳ عار
احمد نور صاحب کابلی عہ
عبدالرشید صاحب ۹۵۴ عار

۲ ستمبر ۱۹۰۸ء
مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ عہ
غلام حسین صاحب ۱۶۵۱ عار
ولی محمد صاحب ۲۱۲ عا
محمد سراج الدین صاحب ۱۸۸۹ للعہ
حافظ محمد امین صاحب ۱۹۵۰ عا
عبدالغنی صاحب ۳۴۸ للعہ
امام بخش صاحب ۱۲۷۳ ے
سردار خان صاحب ۴۲۶ عا
مولا بخش صاحب ۴۲۵ للعہ
مستری احمد دین صاحب ۱۲۰۰ عا
امام الدین صاحب ۱۲۹۵ عا
محمد افضل صاحب ۹۱۶ عا
عزیز الدین صاحب ۱۹۸۷ عا
محمد شاہ صاحب ۱۴۲۰ عا
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۱۳۲۸ عا
محمد عمر خان صاحب ۱۴۴۱ عا
عبدالقادر صاحب ۱۱۳۱ عہ
احمد علی صاحب ۱۰۳۳ عا
مستری سراج صاحب ۱۱۷۹ عہ
نظام الدین صاحب ۳۰۲ عا
سردار خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عا
امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
سید سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ
عبدالمجید صاحب ۹۹۶ للعہ
ملک شہباز خان صاحب ۴۲۳ ے
محمد رشوی صاحب ۱۳۶ للعہ

۳ ستمبر ۱۹۰۸ء
وزیر محمد صاحب ۱۵۶۴ عا
محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عا
غلام نبی صاحب ۳ عا
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ للعہ
محمد حسین صاحب ۱۴۳۲ عا
محمد خان صاحب ۱۲۸۶ عہ
عبدالرزاق صاحب ۸۵۰ عا
مولوی غلام رسول صاحب ۹۲۳ للعہ
عبدالرحمان صاحب ۵۹ عا
امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ
عبداللہ صاحب ۱۹۰۱ عا

۴ ستمبر ۱۹۰۸ء
عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ عا
راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ عا
غلام رسول صاحب ۸۸۵ عا
عبدالرحیم صاحب ۲۰۷۵ عہ
غلام رسول صاحب ۹۱۵ عا
وزیر علی صاحب ۱۸۰۵ عہ
محمد حسین صاحب عا
قیر الٰہی صاحب ۱۲۷۶ عہ

۷ ستمبر ۱۹۰۸ء
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۶۱ عہ
محمد یحییٰ صاحب ۴۷ عہ
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عا
صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ عا
حکیم کرم الدین صاحب ۱۹۲۹ عہ
میاں غلام محمد صاحب ۳۶۰ عا
خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ عہ
مصری خان صاحب ۱۱۶۲ عا
عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ للعہ
محمد ابراہیم صاحب ۵۴۴ عا
رسول میاں صاحب ۱۵۶ للعہ
عبدالکریم صاحب ۲۰۳۹ عا
مرزا محمود علی صاحب ۷۶ للعہ
خداداد صاحب ۱۷۵۳ عا
عبدالحلیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ عا
محمد یٰسین صاحب ۲۵۵ للعہ
محمد قاسم صاحب ۶۳۴ عا
سراج الدین صاحب ۲۲۴ للعہ
فضل الٰہی صاحب ۱۵۲۰ عا
حوالدار نور الدین صاحب ۲۰۸۳ عہ
فقیر شاہ صاحب ۹۳۸ عا
میاں دوہا صاحب ۵۳۵ عا
سیٹھ ہارون صاحب ۱۷۶ عا
جان محمد صاحب ۱۷۶۵ عا
غلام محی الدین صاحب ۱۴۲۵ عا
محمد سلطان صاحب ۲۰۴۲ عا
عبدالرزاق صاحب ۱۸۱۸ عا
حیات علی صاحب ۱۹۱ عا

۵ ستمبر ۱۹۰۸ء
محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عا
نبی بخش صاحب ۱۲۵۴ ے
سمیع اللہ صاحب ۱۹۰۸ عا
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ عا
نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عا
جلال الدین صاحب ۷۲۰ عہ
حسن محمد صاحب ۱۶۴۳ عا
نامعلوم الاسم عہ
جہانگیر خان صاحب ۱۴۶۱ عا

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت مین عرض ہے کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار مین درج کرکے مشکور فرماوین۔ ایڈیٹر پدر۔

بخدمت صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند

ایک درخواست

وی پی کی رسید ملنی چاہیئے۔

[illegible] پبلک کے فائدے کے واسطے اس اخبار کے [illegible] مین ایک تجویز پیش کرتا ہون۔ مجھے امید کہ [illegible] جب [illegible] وی پی کا [illegible] سسٹم جاری [illegible] ہندوستان کے تجار اور مالکان کارخانجات [illegible] مشکلات [illegible] پرانے سسٹم کے مطابق فرستندہ اپنے ہاتھ سے [illegible] فارم کی خانہ پُری کرکے ڈاکخانہ مین [illegible] فارم کا ایک ٹکڑا روپیہ [illegible] دیا جاتا تہا جس سے فرستندہ کو [illegible] متعلق اپنے رجسٹر کے اندراج [illegible] آسانی ہوتی [illegible] لیکن نئے سسٹم کے مطابق فرستندہ کو اس منی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ وی پی وصول کرنے والے ڈاکخانہ مین طیار ہوتا ہے اور جس پر وصول کنندہ وی پی کا نام اور مقام اور نمبر وی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منی آرڈر بناتا ہے۔ اب تجربہ سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اوس فارم کو پُر کرنے کے وقت اکثر ضرورت [illegible] پھرتی سے کام لیتے ہین اس سے ہمارا یہ منشا نہین کہ ہم ان کو کوئی الزام دین۔ ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پُری اون کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے اون کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو۔ اس جگہ ہم اس بحث مین نہین پڑنا چاہتے۔ کہ وہ ایسا کیون کرتے ہین یا ایسا کرنا اون کے واسطے جائز ہے یا نہین۔ اور نہ ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہین کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تاکید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ کا بہر حال خوش خط اور صاف لکھا کرین کیونکہ ڈاکخانہ کے روز افزون کام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست کرنا منشی صاحبان کیواسطے ایک تکلیف مالا یطاق کی خواہش کرنا ہے۔

اس وقت ہم یہ بھی نہین کہتے کہ پرانے سسٹم ہی کو دوبارہ جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ اوس مین بھی ایک بڑا نقص یہ تہا۔ کہ فارم راستہ مین گم ہو جاتی تھین یا زیادہ وی پی جاری ہونے کیصورت مین کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تہا۔ بعض دفعہ خود ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تہا۔ کہ یہان سے دو شخصون کے نام اخبار وی پی کیا گیا۔ چونکہ فارم اخبار کے پرچے کے ساتھ ہی ڈسپیچ ہو جاتے تھے اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپان نہین ہوتے تھے۔ اسواسطے راستہ مین سارٹر صاحبان اس وی پی کا فارم اوس کے ساتھ لگا دیتے اور اوس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہونے ضروری تھے اوس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اوس نے بخوشی تمام لے لیا۔ اور جسکو پانچ روپے کا وی پی جانا تھا اوس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اوس نے واپس کر دیا۔ اور ساتھ ہی ایک لمبا چوڑا خط کارخانہ کو شکایت کا لکھ مارا۔ اس کے علاوہ اور بھی نقص ہونگے جنکو دیکھ کر افسران ڈاکخانہ نے اس سسٹم کو بدلا ہے۔

غرض اس درخواست سے ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہین ہے۔ سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دو چار برس آزمالے لیکن ہم چاہتے ہین۔ اور اس اخبار کے ذریعہ سے آج بہ ادب تمام سرکار کی خدمت مین پیش کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب ایک وی پی ڈاکخانہ مین پیش کیا جائے تو اوس کیواسطے ڈاکخانہ سے اوسوقت

ایک رسید ملنی چاہیئے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے رجسٹر کا نمبر وی پی لگا دیا کرین اور ڈاکخانہ کی مُہر لگا دین۔ چونکہ جو منی آرڈر فارم کا ٹکڑا فرستندہ کو واپس ملتا ہے۔ اس پر بھی وی پی کا نمبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہوگا۔ تب بھی فرستندہ کو اس رقم کے کہاتہ کرنے مین کوئی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر مین رسید کو دیکھ کر اپنے مشکلات کو حل کر سکیگا۔ اور اوس کے واسطے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے حساب کتاب کو درست رکھنے کی خاطر بار بار ڈاکخانہ سے خط و کتابت کرکے وصول کنندہ وی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے۔

اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا۔ سو اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈپلیکٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو۔ یہ سارا کام فرستندہ کرے ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف نمبر وی پی لکھ کر اور ڈاک خانہ کی مہر لگا کر فرستندہ کو دیدیا کرین۔ اس سے ڈاک منشی کے کام مین کچھ ایزادی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کو صرف نمبر کا اندراج کرنا ہوگا اور بس۔

بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہین کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہین۔ جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے۔ لیکن چونکہ ڈاک خانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس مین پبلک کے حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ از حد خیال رکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم باادب عرض کرنا چاہتے ہین کہ وی پی کیواسطے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

کیونکہ منی آرڈر کیواسطے ڈاک خانہ رسید [illegible] دیتا ہے کہ کچھ نقدی ڈاک خانہ کے سپرد کرکے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کر دی جاتی ہے۔ وی پی کیصورت مین فرستندہ ایک نقدی کی مالیت کی چیز ڈاک خانہ مین دیکر اس کی فیس بھی پہلے سے ادا کر دیتا ہے۔ جبکہ ڈاک خانہ فیس منی آرڈر ہم سے پہلے وصول کر لیتا ہے۔ تو پھر وی پی اور منی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہین۔ جیسا کہ منی آرڈر کی رسید ملتی ہے ویسا ہی وی پی رسید ملنی چاہیئے۔ نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کی شے ایک ہی بات ہے۔ موجودہ صورت مین اگر کسی کا وی پی خدانخواستہ راستہ مین گم ہو جائے تو وی پی کرنیوالے کے پاس کوئی ثبوت اثبات کا نہین کہ اوس نے ضرور وی پی کیا تہا۔ حالانکہ وہ اس وی پی کیواسطے زائد فیس پیشگی نہ لی جائے تو پھر وی پی اور معمولی پارسل سے بڑھ کر فیس وصول کی جاتی ہے۔ تو معمولی پارسل اور وی پی مین کوئی فرق تین فرستندہ کے ہاتھ مین ضرور ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ حضور ڈائرکٹر صاحب و پوسٹماسٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرماکر پبلک پر ایک احسان کرین گے۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امرتسری شیطان

دشمن حق کوئی گر دیکھنا ہو اے ناظرین + بو الوفا کو تم دیکھ لو تم دور جا کر کہیں
دیکھ کر صدہا دلائل جو سمجھتا ہی نہیں + آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین
حق کی ان ذرا نیوں سے بیوفا تو باز آ + افترا و کذب و ظلم و جور کیوں شیوہ کیا
ناصح مشفق کا قائل مان لے ابتک کہا + تا بہ کے جنگ و نبرد و کارزار با خدا
لے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ط ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔ الانعام۔ یعنے تو مخالفوں کی مخالفت سے گھبرا نہیں اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ اون کی طبائع ہی اس مخالفت کی مقتضی ہیں۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دہوکہ بازی کر بیہودہ اور لغو باتیں سمجھاتے رہتے ہیں ...... پس تو ان کی پرواہ نہ کر اور نہ ان کی افتراء پردازیوں کی طرف پرواہ کر خدا کی طرف ہمہ تن مصروف ہو اور اس پاجیانہ حرکت سے انکو کئی ایک غرضیں ملحوظ ہیں۔ ایک اپنے واہیات خیال لوگوں میں پھیلانے ۔ تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۹

اسی سنۃ اللہ کے مطابق ثناءاللہ امرتسری اور حشمت علی اوس کے دوستوں نے حضرت اقدس سیدنا و امامنا خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس کا حاصل کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کی ڈیوٹی کو پورا کیا ہے۔ اور اس پاجیانہ حرکت سے حسب مقتضاء طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسانوں کی ضلالت کا ثواب حاصل کریں۔ اور ان پاجیانہ حرکات کو فخریہ ظاہر کرکے یحسبون انہم علے شیء خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ اچھا عمل کر رہے ہیں مگر نہیں جانتے کہ انہم ساء ما کانوا یعملون۔ وہ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں جن کے حق میں خدائی فتوے یہ ہو کہ الا انہم ہم الکذبون ۔ استحوذ علیہم الشیاطین۔ فانسٰہم ذکر اللہ۔ اولئک حزب الشیطن۔ الا ان حزب الشیطن ہم الخاسرون۔ ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ان اللہ قوی عزیز المجادلہ

وہی میں اصل جہوٹے شیطان نے اون پر قابو پالیا ہے پس اللہ کی یاد اون کو بھلادی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار یہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹے میں ہے۔ جو لوگ خدا اور اوس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل کمینے اور بدذات ہیں۔ (وہ نہیں جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہو کہ میں اور میرے رسول بے شک غالب رہیں گے کیونکہ اللہ بڑی طاقتوں والا اور زبردست ہے۔ انہیں وجوہات سے واقعات نے ہمکو مجبور کیا کہ امرتسری کے لئے بربنا آیات قرآنی آسمانی خطاب کا اظہار کیا جاوے۔ اس لئے بجائے "امرتسری منکر" انسانی لقب کے "امرتسری شیطان" آسمانی خطاب سرِ مضمون عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تمہید کے ہم اپنے اس دعوی کہ امرتسری اور اس کے دوستوں نے شیاطین الانس والے کام کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کے عامل بن کر پاجیانہ حرکت کی ہے اثبوت پیش کرتے ہیں۔

جناب سرور عالم کے صدقے اے مرے مولا
میری یہ آرزو ہو وے قبول درگہ والا
عدو بحر خجالت میں سدا کھاتا رہے غوطہ
رواں طبع رواں کو دیکھ میری صورت دریا
میں نکلوں اس سے لیکر گوہر مقصد خداوندا
درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

ناظرین! دہلی میں ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی ضلع گورداسپور کے رہنے والے چرم فروشی کا کام کرتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہو کہ آپ کا لخت جگر محمد یحییٰ قریباً چھ ماہ تک دارالامان میں تعلیم پاتا رہا ہے جس کو مسلمان موصوف نے خود حاضر ہوکر داخل کرایا تہا اور آپ دو تین مرتبہ قادیان میں رونق افروز بھی ہو چکے ہیں۔ ہوسمکم المسلمین۔ ایک رسالہ آپ نے تالیف فرمایا ہے۔ جو قریباً دو جزو کا ہے۔ اوس میں آپ نے مامور من اللہ ایک خاص اصطلاح میں بنکر اس امر کا بیڑا اوٹھایا تہا۔ کہ سوائے "مسلمان" نام کے کوئی دوسرا نام حنفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قرآن وغیرہ رکہنا قرآن شریف کے خلاف اور گناہ عظیم ہے

قبل از طبع رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ احسن الناظرین سلسلہ الرحمن نے تحریر فرماکر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا جو بہ "مجموعہ ازالۃ الوسواس" کے نام سے مطبع النذیر میرٹھ میں طبع ہوکر مقبول خاص و عام ہو چکا۔ اور "مسلمان" صاحب کو بھی اس راقم نیازمند نے پہونچا دیا جس کا آج تک جواب الجواب انصاحب سے نہیں آیا۔ مختصراً مسلمان صاحب کی یہ تعریف ہے۔ مفصل بشرط ضرورت جیسی عجیب و غریب ہیں ۔ پہر کسی موقع تحریر میں لاؤنگا اس قدر اور عرض کر دیتا ہوں۔ کہ "مسلمان" مذکور بوجوہات خاص جن کا اظہار دوسرے موقعہ کے لئے محفوظ رکہتا ہوں، سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک بے جا بغض و عناد کچھ عرصہ سے رکہتے ہیں جس کا اظہار گاہ وبیگاہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دہلی سے کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ اون لوگوں میں سے ہیں جنکی تعریف یہ ہے کہ

"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"

اور شومی بخت سے نہ قوت فیصلہ رکہتے ہیں اور نہ تاب مقابلہ۔ اس لئے انکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں تہی۔ بعد ازیں آمدم بر سر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال پر آپکا دماغ جو پہرا۔ تو برائے معالجہ مرتد ڈاکٹر کے نسخے پینے شروع کئے اور لگے بہٹرانے۔ ان نسخہ جات کے استعمال سے بخارات جو دماغ میں چڑہے۔ تو بازار میں بیٹھ کر اول قول بکنے لگے۔ اونکی دماغی حالت بگڑتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے اون کا تنقیہ مناسب جان کر عجیب نسخہ سریع التاثیر لکھدیا جس سے خلل دماغ تو جاتا رہا مگر مذبوحی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایکبار عمل جراحی سے اگر پورا اپریشن کردیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور ہو جاوے گا۔ لہذا اب میں اون پر جراحی عمل کرونگا۔ جس کے لئے کلوروفارم سونگھایا جانا قبل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو کلوروفارم سونگھاتا ہوں۔ دیکھتے جایئے کہ کیسا عمدہ اپریشن ہوتا ہے۔ کہ جن اشخاص کو آپ نے بازار میں اپنے ہم جنسوں میں بیٹھ کر یہ ڈینگ ماردی کہ مرزا صاحب کی وفات بر بناء مباہلہ ثناءاللہ ہوئی ہے۔ جیسے مندرجہ ذیل بات چیت ہوکر تنقیہ دماغ کا نسخہ لکھدیا۔

مولوی! مرزا صاحب نے ثناءاللہ سے مباہلہ کیا تہا کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جس سے اون کا کذب ثابت ہو چکا۔

عاجز! ثناءاللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

سے نے نہین کیا۔ البتہ دعوت مباہلہ ثناء اللہ کو دی تہی جسکو اوس نے منظور نہین کیا۔ اور ڈر گیا۔

مولوی! ثناء اللہ نے ہرگز دعوت مباہلہ کو رد نہین کیا بلکہ قبول کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔

عاجز! مباہلہ آپ کس کو کہتے ہین اوس کی تعریف فرمادین۔

مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بد دُعا کرنا کیونکہ مباہلہ بروزن مقاتلہ ہے اور مقاتلہ مین مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مباہلہ مین بھی مشارکت باہمی لازمی ہے۔

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہین کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ثناء اللہ کا ہُوا ہے۔ یا کم از کم حضرت اقدس ؑ کی دعوت مباہلہ کو ہی ثناء اللہ نے منظور کر کر مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ ؟

مولوی! بے شک مین دکھلا سکتا ہون کہ ایسا ہی ہُوا ہے۔

عاجز! آپ ہرگز ہرگز نہین دکھلا سکین گے خواہ تمام شیاطین الانس و الجن کو بھی امداد کے لئے پکارین۔ پس اگر آپ اس بے ہودہ دعوے مین سچے ہین۔ تو بھی تحریر کر دیجئے اور عاجز بھی اپنا انکار لکھدیتا ہے۔ پہر ایک جلسہ مین آپ اپنے دعوی کے ثبوت مین حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوت مباہلہ پیش کرین۔ جو ثناء اللہ کے مقابلہ مین ہے اور ثناء اللہ کا وہ قبولیت نامہ دکھلادین جس سے اس دعوت کو منظور کر کے اوس نے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ اگر آپ ایسا دکھلا دین گے تو فوراً آپ کو ایک اشرفی قیمتی ۱۵ روپیہ کی انعام دونگا۔

بہت قیل و قال کے بعد مولویصاحب نے مندرجہ ذیل معاہدہ تحریر کر دیا۔

نقل معاہدہ مولوی حشمت علی

یہ مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا اور مولوی ثناء اللہ نے اوسکو مان کر مدار فیصلہ مان لیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ نے اسکو نہ قبول کیا ہو اور اوس نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو فقیر اس معاملہ مین مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا۔

دستخط حشمت علی ملتان یکم جون ۱۹۰۸ء

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

ثناء اللہ نے آجتک کبھی مرزا صاحب سے مباہلہ نہین کیا اور نہ حضرت مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا۔ اگر مولوی حشمت علی صاحب یہ ثابت کر دین کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو قبول کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہے۔ تو مبلغ ۱۵ انعام مولوی صاحب کو دونگا۔ دستخط قاسم علی "

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس مین کسی وضاحت کی حاجت نہین۔ صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعوی ہے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے اس لئے مولوی صاحب مدعی کے ذمے اس کا بار ثبوت تھا۔ اور ثبوت مین اجتہادی اور قیاسی استنباط یا بے معنے تحریر و تقریر کی ضرورت نہین۔ مولویصاحب کا فرض یہ تھا کہ اول وہ دعوت مباہلہ جو منجانب مسیح موعود علیہ السلام بمقابلہ ثناء اللہ شائع ہوئی تھی۔ پیش کردین۔ دوم ثناء اللہ کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس مین اس دعوت کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ دکھلادین۔ مگر وہ ایسا ثبوت لاتے کہان سے۔ حسب قرارداد مولویصاحب اتوار کو دن پانچ بجے شام کے برف خانہ کوڈیپل مین بمعہ اپنے نونہال اور دو تین دیگر متعلقین کے تشریف لائے اور یون گویا ہوئے۔

مولوی! مین ثبوت دعوے مین ایک تحریر لکھ لایا اوس کو سُن لو۔

عاجز! قبل از گفتگو یہ دو چار انسان جو موجود ہین انکو سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپ کا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ کے سمجھنے مین انکو کوئی دقت نہ رہے۔

مولوی! ان سب کو امر متنازعہ معلوم ہے۔

عاجز! آپ کا بتایا ہُوا امر انکو معلوم ہے لیکن بالمواجہ میرے اور آپکے ذریعہ سے جو معلوم ہو گا وہ نہایت ضروری ہے۔

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھادین۔

عاجز! سُنئے صاحبان۔ یہ معاہدہ (جیب سے نکالکر پڑھا گیا) مولویصاحب نے مجھے لکھدیا تھا اور اس کے مقابل میرا انکار تحریری (جس کی نقل اونکو سُنادی) یہ ہے۔ اس غرض سے مولویصاحب آج تشریف لائے ہین کہ آپکے سامنے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ والا مضمون شائع شدہ پیش کر کے بعد ازان ثناء اللہ کا قبولیت نامہ اوس کے متعلق دکھلا کر ۱۵ انعام حاصل کرین۔ اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون کے پڑھنے اور سننے کی ضرورت نہین۔

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے۔ صرف دعوت مباہلہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے۔

مولوی! ہرگز نہین۔ مقدم میری تحریر کو سننا ہے جس مین استنباط کر کے فریقین کی تحریرون سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔

عاجز! اس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہین بلکہ صراحۃ النص سے ثابت کرنا ہو گا۔ کہ یہ مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ ہے اور یہ ثناء اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ۔

مولوی! مین ایسا نہین کرونگا۔ میری تحریر مین سب کچھ آ جائیگا۔

عاجز! اچھا تو سنائیے۔

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کر کے) مباہلہ کے لئے ضروری نہین کہ فریق ثانی بھی قبول کرے تو مباہلہ ہو ورنہ نہین)۔ (یہ دعوے اور ہے اور تعریف مباہلہ کے خلاف)

۲۔ نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بد دُعا کی وہ سب نوح ؑ کی زندگی مین ہلاک ہو گئے۔ (نوح کا مباہلہ نہین ہُوا)

۳ موسے علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بد دُعا کی وہ سب اون کی زندگی مین تباہ ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ (اس کو بھی مباہلہ متنازعہ سے کچھ تعلق نہین۔)

۴ مرزا صاحب نے ثناء اللہ اور عبد الحکیم وغیرہ دشمنون کے واسطے بد دُعا کی اور اون کی ہلاکت کی پیشگوئی کر دی مگر وہ زندہ ہین اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہلاک ہو گئے (یہ جدید دعوے ہے اور بالکل جھوٹ)

۵۔ مبارک احمد مرحوم کی وفات پر ثناء اللہ نے شائع کیا کہ میرے مباہلہ کا اثر ہُوا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔ (یہ ثناء اللہ کا مشت بعد از جنگ ہے جو بر کلہ او باید زد)

۶۔ مرزا صاحب کی زندگی مین یہ مضمون شائع ہُوا تھا مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب مین شائع کیا۔ اس مین کیون نہ انکار کر دیا۔ ثناء اللہ نے مباہلہ تو کیا ہی نہین۔ پہر اس کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مباہلہ کا اثر قرار دے مرزا صاحب نے تبصرہ مین لکھا ہے کہ میرا ایسا مباہلہ نہین ہُوا

یہ خلاصہ ہے کہ مولویصاحب کے دلائل اثبات دعوے کا جس کا جواب معقول و منقول سے مناسب وقت زبانی دیکر مولویصاحب کو ناکام و نامراد واپس کیا کیونکہ اصل دعوے سے ان باتون کا کچھ تعلق نہ تھا۔ مفصل جوابات انشاء اللہ ہم رسالہ[1] مین شائع کرین گے۔ بوجہ طوالت یہان لکھنے کی

[1] اس رسالہ کا نام منتہی الکلام علی وفات المسیح علیہ السلام ہے جو انشاء اللہ تیار ہو چکا ہے۔

ضرورت نہین - فانتظر!

اب صہ روپیہ نہ ملنے کا مولوی صاحب کو افسوس رہا جس کی شکائت اپنے ہمجنسون سے کرنے لگے کسی دوست نما دشمن نے انکو صلاح دی کہ حضرت! آپ نالش کرکے یہ روپیہ وصول کر سکتے ہین - آپنے فرمایا کہ نالش پر روپیہ خرچ ہوگا وہ کہان سے لاؤن - یارون نے اس پر سکوت کرکے اون کو اون کے حال پر چھوڑ دیا مگر آپنے اس کو لقمہ تر سمجھا تہا حسب ذیل دوسرا پرچہ مجھکو لکھدیا جسکی نقل یہ ہے -

نقل درخواست مولوی صاحب

میر قاسم علی صاحب - آپکا مجہہ فقیر سے معاہدہ تھا کہ اگر مباہلہ مولوی ثناء اللہ کا مرزا صاحب سے ثابت کر دون تو آپ صہ مجکو دین گے - چونکہ فقیر نے مباہلہ ثابت کر دیا ہے اور وہ روپیہ حسب معاہدہ آپ نہین دیتے - اب اگر آپ مجکو خرچہ نالش دیدیوین تو مین بذریعہ نالش عدالت مین آپسے وصول کرلونگا - اور ایک ہفتہ کے اندر نالش کر دونگا -

دستخط - فقیر حشمت العلی مسلمان -

لیجئے حضرات! یہ لوگ ہین جو حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین اوٹھتے مین - تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا دعوے بہی ثابت کر دیا - یاروں نے انکو تعیز بہی دلادیا کہ نالش سے روپیہ فوراً وصول ہوجاویگا اور اجراء نالش پر کوئی کثیر رقم بہی نہین صرف ہوتی تہی - آپ چرم فروشی بہی گھنٹہ دو گھنٹہ بازار مین رات کو کرتے ہین جس سے ضرور دو چار آنہ یومیہ تو کما لاتے ہون گے - علاوہ برین اپنے ہم جنسون سے یہ قابل شرم درخواست کرنی واجب تہی نہ کہ حریف مقابل سے باوجود ان سب باتون کے انکو ذلت آسمانی نے مجبور کرکے حریف سے ہی ایسی ناواجب عرض کرنے پر آمادہ کر دیا - اور یہ نہ سمجے کہ اس سے بڑکر اور رسوائی کیا ہو سکتی ہے کہ جس کے خلاف پر مین مشاجا رہا ہوں - اوس کے برخلاف تو نالش کرنی چاہتا ہون مگر خرچہ نالش کرنے کے واسطے اوس کے آگے ہی دست سوال دراز کرون - شیم - شرم - شیم - خدا امرتسری شیطان اپنے گریبان مین مونہہ ڈال کر اس کا جواب دے کہ اس "مصلح قوم" کی یہ نالائق حرکت اوس کے نزدیک باعث از دیاد عزت ہے یا موجب ذلت و مسکنت - ع

منگوائیے بستہ و قلم - لیجئے حضرت - ان جلد جواب اس کا رقم کیجئے - حضرت ہم نے آپ کی بے کسی پر رحم کرکے ایک خاص مصلحت سے ایک روپیہ چہ آنہ خرچہ برائے اجراء نالش مدد رسید دیکر نہایت فرخ حوصلگی کا ثبوت دیدیا اور یہ سمجھ لیا کہ بذریعہ عدالت ہی آپکا سہل کرایا جاوے تو مناسب ہے تاکہ آپ کی ذلت مین مع آپکے موکل امرتسری کے ہر کشر ہے - ۲۰ رجون ۱۹۰۸ء کو ایک ہفتہ کے اندر نالش دائر کر دینے کے اقرار پر خرچہ دیدیا - اور ہم دارالامان مین بحضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام بغرض تجدید بیعت روانہ ہو گئے - بعد مین نالش ذیل دائر ہوئی -

نقل عرضی دعوی مدعی

مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی حویلی کلو خواص مدعی

بنام میر قاسم علی ساکن تراہا بیرم خان دعویدار پانے مبلغ صہ روپیہ بردی گواہان - مدعا علیہ

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے - (۱) یہ کہ بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو یا قریب اس کے مدعا علیہ نے مدعی کو ایک رقعہ تعدادی مبلغ صہ کا اس اقرار سے لکھدیا تہا کہ اگر مدعی یہ ثابت کر دے کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مباہلہ کیا ہے یا مولوی ثناء اللہ نے اس مباہلہ کو مدار فیصلہ ٹھرایا ہے - تو مین مدعا علیہ مبلغ صہ مدعی کو دونگا -

(۲) یہ کہ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے مباہلہ کرنا اور اس کو مدار فیصلہ قرار دینا مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا ثابت کر دیا - لیکن مدعا علیہ نے مبلغ صہ حسب وعدہ خود مدعی کو ادا نہین کئے اور بنا ر مخاصمت ۱۷ رجون ۱۹۰۸ء کو آخر انکار سے بمقام دہلی پیدا ہوئی -

(۳) یہ کہ مدعی نے وہ رقعہ ۲۱ رجون ۱۹۰۸ء کو منشی احمد حسین اپیلنویس کو واسطے تحریر کرنے عرضی دعوے کے دیا اور وہ رقعہ بوجہ ہونے بخار کے عرضی نویس کو رنے کہین رکھ دیا جو اوس کو نہین ملا - لہذا شامل دعوی ہذا نہین کیا گیا

(۴) یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ ڈگری مبلغ صہ کی برخلاف مدعا علیہ معہ خرچہ عدالت بحق مدعی صادر فرمائی جاوے -

عرضی فدوی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی - مورخہ ۲۳ رجون ۱۹۰۸ء

اس عرضی دعوی مین آپنے چار باتین بیان کی ہین

ا - مولوی کو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تہا کہ مدعی ثابت کر دے - کہ :-

(۱) مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے

(۲) یا ثناء اللہ نے اس مباہلہ (مرزا صاحب) کو مدار فیصلہ ٹھرایا ہے

تو مین صہ روپیہ مدعی کو دونگا -

ب - مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کر دیا کہ

(۳) ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے -

(۴) اور ثناء اللہ نے (مرزا صاحب کے دعوت مباہلہ کو) مدار فیصلہ ٹھرایا ہے - آگے دیکھئے کس ذلت کے گڑہے مین مدعی صاحب گرتے ہین - ۹ رجون ۱۹۰۸ء تاریخ پیشی مقدمہ بعدالت خواجہ محمود حسین صاحب رجسٹرار بہادر مطالبہ حقیقہ قرار پائی جس پر فریقین حاضر ہوئے - اور مندرجہ ذیل سوال و جواب پیش آئے -

عدالت! (مدعا علیہ سے مخاطب ہو کر) یہ مقدمہ باہمی مسلمانوں کا مناسب نہین آپ صہ روپیہ کسی انجمن کو دیدین - مولوی صاحب راضی ہو جاوین گے -

مدعا علیہ! مجہے نہ تو مولوی صاحب کو خوش کرنا ہے نہ کوئی وجہ ہے کہ مین صہ مدعی کی خاطر کسی انجمن کو دیدون -

عدالت! اچھا آپ مدعی کو خوش نہ کرین نہ مدعی کی خاطر خیرات کرین - بطور خود ہی ثواب کے لئے کسی انجمن مین دیدین -

مدعا علیہ! ایسا ثواب کمانے کے لئے نہ نالش کو ذریعہ بنانا ضروری ہے نہ مدعی کی غرض حاصل ہو سکتی ہے - اور نہ یہ ثواب کیمد تہے -

عدالت! (فریقین سے مخاطب ہو کر) اچھا تو آپ ثالث مقرر کرلین وہ فیصلہ مقرر کر دین گے -

مدعی! منظور ہے -

مدعا علیہ! فریقین اپنا اپنا منصف مقرر کرلین جن کا فیصلہ متفقہ قابل تسلیم ہو - بصورت اختلاف رائے ثالثان عدالت کسی کو سرپنچ مقرر کر دے -

عدالت! درست ہے - جاؤ ثالث نامہ لکھلاؤ -

مدعی کیلئے دوسری ذلت

عدالت سے باہر آکر بغلین جہانکنے مولوی صاحب - کہ اب ثالث نامہ کس سے لکھواؤن - خود جانتا تہا نہین - عرضی نویس لکہائی مانگیگا - بڑی مشکل ہے اس بتر دو حالت کو ان کی عاجزی نے محسوس کر کے کہا کہ مولوی صاحب لائیے مین ثالث نامہ لکھدیتا ہون چنانچہ میز ثالث نامہ لکھدیا جس مین حضرت احسن الناظرین سلمہ کو اپنا ثالث اور مدعی نے مولوی محمد بشیر بہوپالی مقیم دہلی کو اپنا ثالث قرار دیا

مدعی کی نحوست یا تیسری ذلت

عدالت نے حکمدیا۔ کہ اس پر ارکانکٹ لگاؤ۔ مولویصاحب کو پہلے سے بھی زیادہ مشکل پڑی۔ کہ اب ارکہان سے لاؤن۔ مجبور ہوکر خاکسار سے ہی ملتجی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے ار دو۔ مینے کہا کہ کیون فرمایا اس لئے کہ تمہارے پرمین نے حسب خواہش تمہاری نالش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ار پہر بھی آپ کی نجات ہوگی۔ ہنوز ثالثان کا ملبانہ ہمارے خوراک حسب تجویز عدالت فریقین نے داخل کرنا ہے گھبراتے کیون ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپکے ساتھہ ہین۔ پیسہ پیسہ فی آدمی چندہ کرلو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو لکھنا وہ آپ کی دستگیری اس درماندگی مین کریگا۔

مولوی! خرچہ نالش تو تا فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپکو خرچہ نالش کے وصول کرنے کی نالش کرنی واجب تہی۔ جب حسب تخیل سامی ڈگری ہوکر خرچہ وصول ہوجاتا۔ پہر یہ نالش کردیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہوکر مولوی صاحب نے ارکانکٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حضرۃ احسن الناظرین کے قادیان مین ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ مین بہت دیر اور طول ہوجاویگا۔ آپ بطور خود اون کو طلب کرلین۔ راقم نے جوابدیا۔ کہ یہ صعہ کا مقدمہ نہین بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جسپر کئی صعہ صرف ہوجاوینگے اس لئے مین اپنے ثالث کا تمام خرچہ آمدورفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہون۔ عدالت طلب کرلے۔ وہ ضرور تشریف لاوینگے۔ یہ میرا فرض ہوگا کہ مین انکو تحریک کرکے تاریخ مقررہ پر آنے کے تکلیف دون۔ عدالت نے اس کو ایک امر عظیم جان کر مدعی کو پوچھا۔ کہ آپنے ایسا لغو دعویٰ کیون کیا؟

مدعی! مدعاعلیہ کے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعاعلیہ نے کہا تہا کہ تم پر ہزار لعنت ہوکہ اگر تم بذریعہ نالش صعہ وصول نہ کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکہائی نہین دیتی آپنے مولوی ہوکر یہ بے جا حرکت کیون کی؟

مدعی! مین لعنت سے ڈر کر مجبور ہوا۔ ورنہ مین تو مقدمہ نہ کرتا۔

عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہوسکتی ہے۔ آپ اپنا دعوےٰ چہوڑدین۔

مدعی۔ جزاک اللہ۔ مین بہی یہی چاہتا ہون اور مدعاعلیہ کو معاف کرتا ہون۔

مدعاعلیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہوکر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ مین معافی چاہتا ہون یا عدالت پر آپکا دعوےٰ ثابت ہوچکاہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کردین۔ پہر آپ

اگلا فقرہ ابہی مینے کہا نہین تہا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہین ہم فیصلہ کئے دیتے ہین۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کرکے) اچہا تو آپ بہی یہی چاہتے ہین کہ دعوے سے دست بردار ہوجاوین۔ تو بیان لکھا دیجئے۔

مدعی! بہت اچہا۔ مین طیار ہون۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی لکھہ کر عدالت نے دستخط کراکر مقدمہ داخل دفتر کرادیا۔

نقل بیان مدعی بابت قرار صالحہ

مین اپنے دعوے سے دستبردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ ۲۹ جون - دستخط میر حشمت علی عفی عنہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہوکر داخل دفتر ہووے۔

۲۹ جون - دستخط عدالت

یہ ہین ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے جسمین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ ثناء اللہ دیرا ور شغال کی دروغ بیانی ملاحظہ کرکے آپ ان شیاطین الانس کے زخرف القول سنکر حیران ہون گے۔ امرتسری شیطان اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ مین زیر سرخی " دہلی مین عجیب مقدمہ " مندرجہ ذیل فقرات لکہتا ہے۔ بریکٹ ہماری جانب سے ہین۔

" دہلی مین ہمارے دوست (الکفر ملۃ واحدہ کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دوست کیا ہے ورنہ وہ اہل حدیث کو مخالف اسلام وقرآن جانتا ہے۔ دیکہو اس کا رسالہ سہم مسکم المسلمین) مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تہا۔ آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اوس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ صعہ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکہے کہ اوس کے دوست کے ساتہہ یہ معاہدہ ہوا تہا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کردے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کے ساتہہ مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہوگا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا (ان دلائل کا خلاصہ اوپر لکھدیا ہے۔ مولویصاحب تو کیا ثابت کرسکتے تہے۔ خود سگ زردہی ہم کو اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کردین گے۔ تو ہم مبلغ ماکا انعام اس کو دینگے۔ چاہے تو اپنے برادر شغال کو بہی ساتہہ ملالے اور اوس کے دلائل مثبت مدعا بہی نقل کرکے پبلک کو دکہا دے مگر یاد رکہے کہ وہ اور اس کا کوئی دوست اس سے عہدہ برآ نہین ہوسکیگا کیونکہ

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین

مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی (عدالت تک نوبت کس نے پہونچائی۔ ذرا اس کو بہی اپنے دوست سے پوچھکر بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین۔ اس تکابرٹی کو اسلامی قوم کیلئے فضیحت جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجہایا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ صعہ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا اونہون نے نہ مانا۔ پہر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولویصاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تہے۔ مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا۔ آخر کار یہ بات بہی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجہایا کہ آپ لوگ مسلمان قوم مین آپ ہی معاف فرماوین (لعنۃ اللہ علی الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخدلی سے معافی نامہ لکہدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا " (نتیجہ یہ مولوی صاحب کی نہایت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہہ دکہانے کے قابل بہی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ لیکر نالش کی تہی۔ اور یہ اقرار کیا تہا کہ بذریعہ عدالت صعہ وصول کرونگا عدالت کی آنکہین دیکہ کر ایسے دُم دباکر بہاگے کہ دعوےٰ سے ہی دست بردار ہوگئے اگر ایسا ہی فراخ دلی کا ثبوت دینا

تھا۔ تو جھک مار کر نالش ہی کیون کی تھی۔ جبکہ اوس کو اپنے دعوے کا حال پورا معلوم تھا۔ دیکھیے اس مین امرتسری شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جھوٹ کی نجاست پر مونہہ مارکر کس قدر اپنی گندہ خوری کا ثبوت دیا ہے۔ کہان تو یہ بیان عدالت مین بہ اقرار صالح دیا جاتا ہے کہ مین اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ اور کہان یہ نجاست خوری کہ بڑی فراخ دل سے معافی نامہ لکھدیا۔ نادان فاضل نے یہ بھی نہین سوچا کہ مین جو یہ اقرار کرتا ہون۔ کہ معافی نامہ لکھدیا۔ اگر کسی نے کہدیا کہ اے شیطان یہ تیرا یا تیرے ہمزاد کا سُرخ جھوٹ ہے ورنہ وہ معافی دکھا جو لکھدیا تھا تو کیا بتاویگا خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بدنصیب اہل خبیث امرتسری سے پوچھتے ہین۔ کہ اگر وہ اپنا اہل حدیث ہونا ثابت کر سکتا ہے تو اس وقت ثابت کر کے دکھلادے اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہین کہ وہ اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھہ کر خود ہی اوس کے تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو لکھدیا ہی تاکیداً لکھدیا ہے۔ اپنے پرچہ اہلحدیث مین نقل کر کے شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور کوئی شرط سوائے اس کے نہین۔ کہ وہ صرف معافی نامہ کی نقل شائع کرے۔ اگر وہ چاہے۔ تو اشاعت سے اول ہم انعامی رقم بنک مین جمع کر دیتے ہین اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ وہ اوس رقم کو خود وصول کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز نہ کرسکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً کوئی سزا تجویز کر کے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر وہ حوصلہ رکھتا ہے تو خود اس دعوے کو رہنے دے جو اوس کے دوست کیا تھا جسکو تقلم جلی نقل عبارت اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائی مندرجہ بالا مین تم نے لکھدیا ہے۔ یعنے اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرانا اور اوس کو تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردے تو بھی ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور اوس کو صادق مان لین گے ورنہ یاد رکھے کہ بصورت ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتون کا مصداق ہوگا۔ ؎

نازل ہو رہ کمگویون پہ لعنت خدا کی ہر
باور نہ ہو وہی جسکو وہ قرآن دیکھلے

راقم آثم عاجز قاسم علی احمدی تیمراہ بیرم خان دہلی۔

انتخاب الاخبار

ایرانی پارلیمنٹ۔ طہران کی خبرون مین بیان ہے کہ ایک اینٹی کانسٹیٹیوشنل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ عظمی کے سفیرون نے آئینی حکومت کے لئے پھر درخواست کی ہے۔ شاہ نے مخالفین آئینی حکومت کی درخواست قبول کرتے وقت بیان کیا کہ بہت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ پر اعتقاد رکھتے ہین۔ لیکن اونہون نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عرضی وزیراعظم کے پاس بھیجی جاویگی۔

مچھلیون کی بارش۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کلب کے احاطہ مین ایک عجیب و غریب کیفیت دیکھنے مین آئی ایک دن پانی زور سے برسا تو معلوم ہوا کہ زمین پر چھوٹی چھوٹی مچھلیون کا گویا فرش بچھا ہوا ہے اور یہ سب مچھلیان چارون طرف دوڑتی پھرتی تھین۔ کتے اون کے کھانے اور قلی لوگ اون کے پکڑنے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور افسوس ہے کہ تحقیقات کے لئے اون کا کوئی نمونہ باقی نہین رہگیا۔ بھید کچھ نہ کھلا کہ یہ مچھلیان کہان سے آئین عجب نہین کہ یہ آب باران کے ساتھ گری ہون۔ لیکن اس صورت مین دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہین۔ یہ بھی ممکن نہین ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی سے نکل پڑی ہون لیکن کلب کے قریب کوئی دریا نہین ہے اور ایک تالاب جو یہان پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہین نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیچڑ کی مچھلیان ہون گی اگر ایسا ہے تو مدراس مین پہلے پہل دکھائی دی ہین غالباً بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہین لیکن بنگال مین ہر ندی نالہ تالاب اور بڑے بڑے دریاؤن اور اون کی معاون شاخون مین کثرت سے مچھلیان بھری رہتی ہین۔

مکہ معظمہ۔ مسافران حجاز خوش قسمت ہین کہ وہان اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے اونٹون کا جس قدر کرایہ رہتا آیا تھا اوس مین ایک ثلث کی تخفیف ہوگئی ہے۔ مکہ معظمہ سے جو پرائیویٹ خطوط آئے اون سے معلوم ہوا کہ فی الحال وہان کھانے پینے کی چیزون کا نرخ بہت ارزان ہوگیا ہے حتے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزان ہے۔ تمام اطراف سے عید کے بعد بے شمار حاجی روانہ ہوگئے پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوتے تھے۔ اب کی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبریان سننے مین آئی ہین۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ مُلا نے میجرین کے گروہ پر حملہ کیا ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار اونٹ گرفتار کر لئے ہین بہت سامان جنگ بھی ہاتھ آیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب کی خدمت مین گذارش کی تھی کہ ابتدائے قیام انجمن سے سنہ رواں تک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل محاسب کو اوسط درجہ کی اُجرت پر مقرر فرما دیا جاوے صاحب موصوف نے ایک چارٹرڈ اکونٹنٹ کو انجمن کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کردیا ہے چنانچہ آجکل انجمن کے حساب کتاب کی جانچ ہورہی ہے انجمن مذکور نے اپنا سرمایہ ایک بنک مین رکھہ کر روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنے کا طریقہ جاری کر دیا ہے۔

لارڈ لینسڈون کے پسر دوم لارڈ چارلس فٹز مارس کی شادی ماہ جنوری مین لارڈ منٹو وائسرائے کشور ہند کی دختر خورد لیڈی ویولیٹ ایلیٹ سے کلکتہ مین ہوگی۔ یہ شادی کئی وجوہات سے بے نظیر ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے مطابق ہندوستان مین اس شادی کے موقعہ پر بڑی دھوم دھام کی جائے گی۔ دربار دہلی کی بہت سی باتون کا اعادہ اس موقع پر ہوگا۔ لارڈ و لیڈی منٹو فیاضانہ طور سے اپنے مہمانون کی خاطر و تواضع کرین گے۔ تمام والیان ریاست اور دیسی فرمانروا اور اعلے حکام انگریزی و دیسی فوج کے افسر مدعو کئے جائینگے حضور وائسرائے کی کونسل کے تمام ممبر معہ اپنی لیڈیون کے موجود ہون گے۔ لارڈ لینسڈون سابق وائسرائے ہند معہ لیڈی لینسڈون کے اپنے لڑکے کی شادی مین اپنے احباب ڈیوک اور ڈچز آف ڈیونشائر۔ لارڈ و لیڈی کرِی۔ لارڈ اور لیڈی واٹر فورڈ کے شریک ہونے کے لئے انگلستان سے ہندوستان آوین گے۔

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کو بھی جلسہ شادی مین شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ امیر صاحب کابل بھی دس بارہ روز کے لئے جریدہ طور پر مختصر خدم وحشم کے ساتھ تشریف لاکر جلسہ شادی مین شامل ہو کر شادی کی رونق کو دوبالا کردین۔ مگر ابھی تک اس بارہ مین یقین کے ساتھ کچھ نہین کہا جاسکتا۔

گھوڑون مین بخار۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلون مین گھوڑون کے انفلوئنزا بخار کی وبا نمودار ہوگئی ہے۔ متھرا۔ دہلی۔ اور میرٹھ کی چھاؤنیون کے گھوڑے کثرت سے اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین

رپورٹ جلسہ انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چھاؤنی انبالہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء

درد تھا اک دل بیمار کا غمخوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہیں سایہ پہلو

ایک زمانہ تھا کہ یہ انبالہ کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی برادران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تھا۔ اوس کے مبارک وجود کی برکتیں ہماری ہر حالت زندگی میں شریک حال تھیں اوس کی محبت آمیز گفتگو اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سالوں اور مہینوں کے رنج دور ہو جایا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اور فرشتہ خصلت انسان ہم کو یہاں تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے در دولت پر خدمت دین کے واسطے جا پہنچا۔ میری مراد اس وقت چودھری رستم علی صاحب سے ہے۔ جن کی عنایات کو انبالہ کے احمدی برادران ایک عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں اون کی جدائی کا صدمہ اور قلق ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب آپنے خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک عرض معروض کیلئے ایک ریپریزنٹیٹو مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اون کو خدمت دین کی اس سے بھی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جانے کے بعد یکم ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب جملہ برادران کی پسندیدگی سے چودھری صاحب کی جگہ پر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جملہ برادران کی درخواست پر شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو اوٹھانا منظور کیا۔ اللہ کریم اونکو موجودہ ہمت و مستعدی سے بھی سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت اشاعت الاسلام کی ادائیگی کیواسطے زور دیا گیا ہے دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۵ ماہ حال کو مقرر کی گئی جسکی رپورٹ انعقاد جلسہ کے بعد ارسال ہوگی۔

فضل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

جواب خطوط

غلام حیدر صاحب گجو چک۔ اچھا سر دست آپسے یہی قیمت منظور ہے۔ پچھلے پرچے ارسال ہو چکے لیکن سال جدید کی وصولی قیمت پیشگی کیواسطے ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

محمد بقاء اللہ صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں عرض کرکے جنازہ پڑھا جاویگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے (اشتہار اجرتاً طبع ہوتا ہے۔ مبلغ صمہ روپیہ ارسال فرماویں)

نذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۱۱۸۳۔ آپکی پہلی قیمت رعایتی وصول ہے آیندہ کے واسطے آپکو اگلے ماہ میں وی پی کیا جائیگا یا نومبر میں قیمت مبلغ للعہ ارسال فرماویں۔

نور محمد صاحب چکوال۔ آپکے نام اخبار یہاں سے برابر روانہ کیا جاتا ہے اگر آپکو نہیں ملتا۔ تو ڈاک خانہ سے دریافت کریں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

دسوندی۔ قادر آباد سیالکوٹ	فتح محمد صاحب والو
غلام مرتضیٰ " " "	غلام محی الدین خانکے ۲۰ لائلپور
عمر دراز خان صاحب سٹروعہ	غلام نبی " " "
گڑھ شنکر۔ ہوشیار پور	سلطان احمد " " "
محمد نواب خان صاحب مدرس	فضلا " " "
سکھانہ۔ ضلع لودیانہ	محمد حسین " " "
رحمت خان ہیڈ کنسٹبل ہریم پور	غلام حیدر " " "
ہوشیار پور	خدا یار " " "
بست۔ جیدکے (گجرانوالہ)	کالو " " "
وادا " " "	سموں مصلی " " "
نور محمد " " "	سموں بافندہ " " "
حیات محمد " " "	مریم اول " " "
غلام محمد صاحب مدرس مگھیانہ	مریم ثانی " " "
عبد الرحمن صاحب لالہ موسیٰ	حاکم بی بی
مسمات عائشہ اہلیہ محمد دین	فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
مقام گجو چک	سید عتیق اللہ ولد سید
عبدل۔ سورج گڈھ۔ محلہ	خصلت شاہ مرحوم فرخ آباد
جلال الدین صاحب چک ۱۲	امام الدین صاحب شادیوال گجرات
ضلع لودیانہ	احمد الدین سلطان پور
سرفراز خان صاحب " "	عیدا " "
غلام احمد صاحب چک ۱۲۴	غلام حیدر " "
حید رآباد سندھ	محمد بخش " "
منشی محمد ابراہیم صاحب	جیوا " "
یادگیر بیڑی	قادر بخش " "
محمد اسمٰعیل صاحب چرچید	نور محمد " "
ضلع محبوب نگر نظام	محمد اسحٰق " "
اہلیہ عبد الرحمن نوشہرہ	عائشہ " "
مہر خان صاحب ماتیجا تحصیل	محمد جان معہ اہلیہ " "
فتح جنگ	مسمات عزیز بی بی " "
محمد حسن صاحب چھوڑ اہی	مسمات ماسوں " "
بکھر۔ ضلع شاہ پور	مسمات جلتے " "

رسید زر

محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ ع	میاں محمد دین صاحب ۱۲۵۰ ع
محمد حیات صاحب ۹۲۳ ع	طفیل احمد صاحب ۱۰۹۹ ع
محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ ع	بابو احمد بخش صاحب ۱۷۴ ع
رحمت ۵۱۴ ع	احمد علی صاحب ۱۹۲۷ ع
غلام احمد صاحب ۲۳۲ ع	میاں فتح محمد صاحب ۲۰۷۴ ع
فیاض الدین صاحب ۱۲۹ ع	محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸ ع
خدا بخش صاحب ۹۱۲ للعہ	جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۱۰ر
امیر الدین صاحب ۱۶۶۴ ع ۱۰ر	محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ ع ۱۲ر
رحیم بخش صاحب ۵۵ عہ	رمضان علی صاحب ۱۱۲۷ ۔ر
جیو بخان صاحب ۵۷۸ ۔	عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹ للعہ
فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ع	حیدر شاہ صاحب ۵۴۰ للعہ
اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ ع	نور حسن صاحب ۱۸۰۰ عہ
غلام محی الدین صاحب ۱۹۷۶ ع	صاحب دین صاحب ۷۱۵ عہ
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲ ع	محمد محسن صاحب ۱۸۱۶ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۲۴ ع ۸ر	مولا بخش صاحب ۱۷۰۸ ع

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فی تولہ عللہ۔ قسم ثانی للے۔ سرمہ قسم اول ع ر اور دوم عہ سوم عہ اور ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہوگئی ہے اب براہین احمدیہ اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صہ بے جلد صہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔ یعنے اون کو براہین احمدیہ مجلد چار روپے (للعہ ۱۲ آنہ) اور بے جلد صرف چار روپے میں دی جاوے گی۔

مینیجر بدر۔